

سوال

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں رات بسر کرنا

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کرو تو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا۔ وہ میں سے دو سرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ تم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس پر تمہیں نازل فرما کر ان لشکروں -

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی۔

دوم : حدیث نبوی

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

۱۔

بر (905)۔

2- ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے : اسے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا ان دنوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ صحیح بخاری کے جلد ۱ والا حصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اور جب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کر دیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو، اور کچھ کہنے لگے بلکہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف

بر (241)۔

یک (227)۔

ت (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر لیا اس کا ہونہ کھینچنے سے (3551)۔

یر (228)۔

م (329)۔

یر (108-106/24) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہرگز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے۔۔۔ الحدیث۔

ن (23-318/32)۔

اور اسے ابن معین، ابوحاتم، اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ نے ضعیف اور ابوزرہ رازی نے واجی قرار دیا ہے، اور ابو داؤد سجستانی رحمہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکار کیا تو ہم نے اس سے اصولی طور پر مطالبہ کیا تو ہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان اور ابن عدی کا قول ہے کہ اس اور اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، لباس پر، اور وہ کثیر الحدیث ہے، اور کثیر الغرائب بھی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھیں لیکن اس کی منکر اور غریب احادیث ہیں۔

اور ابن حبان رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ثقہ کہا اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ تعالیٰ نے صدوق لہ او حام، یہ صدوق اور اس کے واسطے ہیں۔

ذ (263/3)۔

تو اس بیعت کے بارہ میں متر یہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر تو سنہ میں کوئی اور علت نہ ہو تو وہ حدیث حسن ہے۔

پھر ان کا قول ہے کہ :

طبرانی کا صحیح اور اسناد احمد بن عمرو الخلال المکی کا ترجمہ تو مجھے نہیں مل سکا، اور مجمع الاوسط میں تقریباً سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشہور شیوخ میں سے ہے تو اگر معروف ہو یا متا بہت بیان کی جائے تو حدیث حسن ہے۔ اھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ